"عُلماءُ اُمّتی" کا شرعی مفہوم

از قلم: غازی عزیز، الخبر (سعودی عرب)

مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب! عمت فیوضکم
السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوگا —
۲۶ راگست کو علی گڑھ سے واپس اپنے مستقر پر پہنچا ہوں۔ واپسی پر ماہ جولائی ۱۹۹۱ء کا "حکمتِ قرآن" موصول ہوا۔ اس تازہ شمارہ میں مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب دہلوی کا ایک مضمون "عُلَمَاءُ اُمّتی کا شرعی مفہوم" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ آں محترم فرماتے ہیں:
"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے علماء کو اعزاز و اکرام سے نوازتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا: عُلَمَاءُ اُمّتی کَاَنْبِیَآءِ بنی اسرائیل۔ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسے ہیں — یعنی ذمہ داری اور درجہ دونوں کے لحاظ سے — میرے بعد نبوت ختم ہو چکی، اب دین کی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ میری امت کے علماء انجام دیں گے، اس لیے ان کا درجہ خدا کے ہاں بھی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے برابر ہوگا" (ص ۸)
اگرچہ مضمون کی اور بہت سی عبارتوں سے راقم کو علمی اختلاف ہے مگر ان سب میں سب سے زیادہ سنگین نوعیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کردہ قول کی ہے جو درحقیقت سرے سے کوئی حدیث ہی نہیں ہے۔ قبل ازیں راقم نے ایک سائل کے جواب میں اسی امر کی تحقیق مرتب کی تھی جو اس خط کے ہمراہ روانہ خدمت ہے۔ براہِ کرم اس میں سے "علماء امتی کانبیاء بنی

اسرائیل " سے متعلق حصّہ کو "حکمتِ قرآن" کی کسی قریبی اشاعت میں شائع فرمادیں تاکہ قارئین کرام اصلاح فرمالیں۔ یہ بات اس لیے بھی ضروری ہے کہ صحیح احادیث کی رُو سے" اگر کوئی شخص کوئی بات رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جانب منسوب کرے حالانکہ وہ آپؐ نے نہ فرمائی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالے۔" اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اس وعیدِ شدید کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

باقی سب خیریت ہے۔ جملہ احباب و متعلقین کو ہدیۂ سلام پیش ہے۔

فقط والسلام

خیر اندیش غازی عزیز

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْل (یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں) اس حدیث کو علامہ جلال الدین بن عبدالرحمٰن السیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) نے "جامع الصغیر" میں وارد کیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے بھی "امداد المشتاق" (ملفوظات حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مرحوم) میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے، چنانچہ رقمطراز ہیں:

فرمایا: منقول ہے کہ شبِ معراج کو جب آنحضرتؐ حضرت موسیٰؑ سے ملاقی ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے استفسار فرمایا کہ علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل جو آپ نے کہا ہے کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ حاضر ہوئے اور سلام باضافہ الفاظ برکاتہٗ ومغفرتہ وغیرہ عرض کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کیا طوالت بزرگوں کے سامنے کرتے ہو؟ آپ (امام غزالیؒ) نے عرض کیا کہ آپؑ سے حق تعالیٰ نے صرف اس قدر پوچھا تھا: مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى تو آپ نے کیوں جواب میں اتنا طول دیا کہ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ

وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی [۳] الآیۃ - آں حضرت صلعم نے فرمایا: ادب یا غزالی الخ ۔ [۴]

ان حضرات کے علاوہ بعض اور علماء نے بھی اس حدیث کو اپنی کتب میں وارد کیا ہے، مگر اس کے متعلق امام بدر الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الزرکشی ؒ (م ۷۹۴ھ) فرماتے ہیں: " لا یعرف لہ اصل " [۵] علامہ عبد الرحمٰن بن علی بن محمد ابن عمر الشیبانی الشافعی الاثری ؒ (م ۹۴۴ھ) فرماتے ہیں: " دمیری ؒ، زرکشی ؒ اور ابنِ حجر ؒ کا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے [۶] " علامہ نور الدین ابی الحسن السمہودی ؒ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں: " ترمذی ؒ، ابنِ حجر ؒ اور زرکشی ؒ کا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے [۷] " علامہ شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی ؒ (م ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں: " ہمارے شیخ (امام ابنِ حجر عسقلانی ؒ) اور ان سے قبل دمیری ؒ اور زرکشی ؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ان میں سے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کسی معتبر حدیث کی کتاب میں اس کا مذکور ہونا معروف نہیں ہے " [۸] شارح صحیح بخاری علامہ شیخ اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی ؒ (م ۱۱۶۲ھ) فرماتے ہیں: " سیوطی ؒ نے " الدرر [۹] " میں فرمایا ہے کہ یہ بے اصل ہے (پھر " مقاصد الحسنہ " للسخاوی ؒ کی عبارت نقل فرماتے ہیں) " علامہ محمد بن علی شوکانی ؒ (م ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں: " ابنِ حجر ؒ اور زرکشی ؒ نے اسے بے اصل بتایا ہے " [۱۰] علامہ محمد درویش حوت البیروتی ؒ فرماتے ہیں: " یہ موضوع اور بے اصل ہے جیسا کہ متعدد حفاظ نے بیان کیا ہے مگر بیشتر علماء نے اپنی کتب میں حفاظِ حدیث کے قول سے غفلت کی بنا پر ذکر کیا ہے " [۱۱] اور محدثِ شام علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: " باتفاقِ علماء یہ بے اصل ہے، یہ وہی چیز ہے جس سے گمراہ قادیانی فرقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبوت کے باقی رہنے پر استدلال کیا کرتا ہے " الخ [۱۲]

علمائے حنفیہ میں سے شیخ نور الدین علی بن محمد بن سلطان المشہور بالملا علی القاری الہروی ؒ (م ۱۰۱۴ھ) نے " الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ " میں اس حدیث کو

وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں: "دمیریؒ اور عسقلانیؒ کا قول ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے، یہی زرکشیؒ کا خیال ہے۔ سیوطیؒ نے اس سے سکوت اختیار کیا ہے[۱۱۴]" اور علامہ محمد طاہر بن علی پٹنیؒ (م ۹۸۶ھ) بیان کرتے ہیں: "ہمارے شیخ اور زرکشیؒ کا قول ہے کہ یہ بے اصل ہے اور کسی معتبر کتاب میں اس کا موجود ہونا علماء کے نزدیک معروف نہیں ہے[۱۱۵]" حنفی مسلک کے ایک اور مشہور ترجمان استاذ عبدالفتاح ابو غدّہ مصری فرماتے ہیں: "شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ موضوع یا ضعیف اور ساقط ہے[۱۱۶]"

پس معلوم اور ثابت ہوا کہ یہ حدیث باتفاقِ علماء قطعاً بے اصل اور گھڑی ہوئی ہے، واللہ أعلم بالصّواب۔ افسوس کہ ہمارے بعض مقتدر علماء و مؤلفین نے اپنی تصانیف میں غفلت یا لاعلمی یا محققانہ ذوق کے فقدان کے باعث یہ یا ان جیسی بے شمار بے بنیاد چیزوں کو جگہ دے کر عوام کی گمراہی کا سبب فراہم کیا ہے فإنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون ۝ ایسی صورت میں ہر اہلِ علم اور ذی عقل شخص پر لازم ہے کہ ان علماء کے نام یا ان کی مشہورِ زمانہ تالیفات یا ان کے اعلیٰ منصبوں سے مرعوب نہ ہو کر بوقتِ درس و مطالعہ و تبلیغ ان کتب میں مذکور تمام احادیث کی خوب چھان بین کر لے، ان علماء کی تمام باتوں کو وحیٔ الٰہی کی طرح من و عن تسلیم نہ کرتا جائے اور نہ ہی ان کے تسامحات کی دُور از کار تاویلات بیان کرنے کی سعیٔ نامشکور میں اپنا وقت ضائع کرے بلکہ ان چیزوں سے خود بچے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو اپنے دینِ حنیف کی صحیح سوجھ بوجھ عطا فرمائے اور تلاشِ حق کا ذوق و شوق نیز اسے قبول کرنے کی ہمت و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ وَآخِرُ دَعوانا أنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ والصلاۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ نَبِیِّنا مُحَمَّدٍ وآلہٖ وَأصحَابِہٖ وَأتبَاعِہٖ بإحسانٍ إلیٰ یَومِ الدِّینِ۔

---

۱ جامع الصغیر للسیوطیؒ حدیث ۲/۱۰۷

۲ے سورہ طٰہٰ، آیت ۱۷۱
۳ے ایضاً، آیت ۱۸
۴ے امداد المشتاق مرتبہ مولانا اشرف علی تھانویؒ ص۹۲ طبع کراچی
۵ے اللآلی المنثورۃ فی الاحادیث المشہورۃ المعروف بالتذکرہ فی الاحادیث المشتہرہ للزرکشیؒ ص۱۶۷ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶ء۔
۶ے تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث للشیبانیؒ ص۱۲۱ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۱ء۔
۷ے الغماز علی اللماز فی الموضوعات المشہورات للسمہودیؒ ص۱۴۵ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۷۹ء
۸ے مقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرہ علی الالسنۃ للسخاویؒ ص۲۸۶ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۷۹ء
۹ے الدرر للسیوطیؒ حدیث ۲۹۳ طبع بیروت۔
۱۰ے کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس للعجلونیؒ ج۱ ص۸۳ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ء۔
۱۱ے فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ للشوکانیؒ ص۲۸۶ طبع السنۃ المحمدیہ ۱۹۷۸ء
۱۲ے اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب للحوت بیروتیؒ ص۲۰۰ طبع دارالکتب العربی بیروت ۱۹۸۳ء
۱۳ے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی ج۱ ص۴۸ طبع المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۸ھ
۱۴ے اسرار المرفوعہ للقاریؒ ص۱۵۹ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء
۱۵ے تذکرۃ الموضوعات الفتنیؒ ص۲۰ طبع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۳۹۹ھ
۱۶ے تعلیقات الحافلہ علی الاجوبۃ الفاضلہ لابی غدہ ص۳۳ طبع مکتبۃ الراشد بالریاض ۱۹۸۴ء

XXX